جہان اسلام میں وحدت کا امکان!

مؤلف: مولانا احمد رضا زرارہ

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس میں اتحاد و باہمی تعاون کے لئے سب سے زیادہ تاکید کی گئی ہے اور عملی طور پر ہمارے رہنمانے اقدامات کئے ہیں جس کا ثبوت تاریخ میں موجود ہے یہ عظیم مجموعہ جس کا نام ''مسلم امت'' ہے بے حد قیمتی ثقافت اور عظیم میراث کے ساتھ آج بھی تناور درخت کی مانند استوار ہے اس امت کے پاس ترقی اور اپنے حقوق کے دفاع کے سارے وسائل قدرتی عطا کردہ دولت کے ساتھ ساتھ عظیم اور بے نظیر شخصیات رہنمائی کے لئے موجود ہیں ہمارے پاس قدیم تہذیب وتمدن ہے جو دنیا میں کم نظیر ہے عالم اسلام اگر آج متحد ہو جائے تو دنیا میں انقلاب لایا جاسکتا ہے مگر اس کے لئے ایک اساسی شرط ہے اور وہ ایک زبان، ایک فکر اور وحدت کلمہ کا ہونا ہے اور یہ مشکل بھی نہیں ہے اس لئے کہ ہمارا نقطہ پرکار ایک ہے بس ضرورت اس بات کی ہے کہ استعماری ہتھکنڈوں سے ہوشیار اور خواہشات نفسانی سے عاری ہو کر قدم آگے بڑھایا جائے اور عملی اقدام کا مقصد ہر گز یہ نہیں کہ ہم صرف راہ جہاد کو اپنائیں، اسلامی جہاد آخری منزل ہے اسلام سلامتی اور امن کا مذہب ہے یہاں بے جا پانی بہانے کو بھی مذموم بتایا گیا ہے تو پھر خون بہانے کو کیسے اسلام قبول کرسکتا ہے میدان عمل میں اقدام کا مطلب ایک ایسا فکری، عالمی، سماجی اقدام ہے جس سے پورے معاشرے کو فائدہ ہو۔

امت مسلمہ میں اتحاد کا مفہوم بہت واضح ہے یوں تو ہم سب ایک ہیں ہمارا خدا ایک، ہمارا قبلہ ایک، ہماری کتاب ایک، ہمارا نبی ایک مگر کچھ حالات اور افراد کی بناء پر آج ہم الگ الگ فرق و قوم ومذہب میں بٹ گئے ہیں اس کے باوجود نقطہ اشتراک موجود ہے۔ اتحاد کا مفہوم یہ ہر گز نہیں کہ ہم اپنے مسلمات کو چھوڑدیں، نہیں، بلکہ اشتراک پر متحد ہو جائیں اور باہمی تعاون کے ساتھ ایک دوسرے سے ٹکراؤ سے گریز کریں ایک دوسرے کو قبول کرنے کا جذبہ پیدا کریں ایک دوسرے پر تسلط اور اپنی کرسی کو بچانے کے لئے دشمن کا آلہ کار نہ بنیں۔

اتحاد کا معنی یہ ہے کہ مختلف فرقے اپنے مخصوص فقہی اور اعتقادی امور پر قائم رہتے ہوئے اپنے مشترکہ دشمن کے مقابلے میں باہمی تعاون کو برقرار رکھیں اور مشترکہ مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب آئیں، لفظ اللہ ہمارے پاس وہ مشترکہ نقطہ ہے کہ جس پر ہم سب متحد ہو سکتے ہیں اور افتراق سے بچ سکتے ہیں۔

اسلامی اتحاد اور مشترکہ محور

ا۔ توحید

توحید ہمارا پہلا نکتہ اتحاد ہے جس نے ہم سب کو خلق کیا ہے۔ اب اس کی مخلوق اگر سیاہ ہے تو اس سے اشتراک کا عنصر پید ہونا چاہئے اس لئے کہ خالق ایک ہے جس طرح ایک گھر میں اولاد ممکن ہے ایک سیاہ ہو تو دوسری سفید، مگر ماں باپ ایک ہیں۔ اسی طرح آج اگر ہم صورت، رنگ، زبان میں الگ الگ ہیں تو خالق بہر حال ایک ہے اور اسی نقطہ اشتراک پر ہم جمع ہو سکتے ہیں اور قرآن میں اسی طرف اشارہ ہوا ہے۔ ''واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا ''[۱] اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو؛ اور امام علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن مرکز وحدت ہے۔[۲]

دوسری اور روایات بھی ہیں جن میں رسول خداؐ کو مرکز و محور وحدت بتایا گیا ہے، ائمہ طاہرین کو مرکز وحدت قرار دیا گیا ہے اور یہ الگ الگ تعبیر کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ یہ الگ الگ ہیں، نہیں! بلکہ ان تمام تعبیر میں جو مفہوم اتحاد ہے ان سب کی بازگشت خدا کی طرف ہے یعنی وہی خدا جو ہم سب کا خالق ہے ہم سب کا رازق ہے ہم سب کا معین ومددگار ہے اب خالق تک پہنچنے کا راستہ نبی، خدا یا یا ائمہ طاہرین ہیں۔

۲۔ اسلامی پہچان

دنیا بھر میں آج ہم جہاں بھی ہوں اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں ہمارا اپنا ایک تشخص اور پہچان ہے اور وہ ہے مسلمان ہونا دنیا جو ہم کو دیکھتی ہے تو ایک ہی زاویہ نگاہ سے کہ یہ مسلمان ہیں تو ایسی حالت میں بہر حال ہم سب کو اسی نقطہ اشتراک پر جمع ہونا چاہئے اسی تشخص اور پہچان کو برقرار رکھنا چاہئے جب بھی کوئی ہمارے بارے میں گفتگو کرتا ہے تو کلی طور پر ہمارے بارے میں یہی کہتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں ہمیں فرقوں میں تقسیم کرکے نہیں دیکھتا۔ ہاں جب دشمن چاہتا ہے کہ ان سے یہ تشخص چھین لیا جائے تو وہ فرقوں کو محور بنا کر بات کرتے ہیں یہاں ہم کو بصیرت کے ساتھ ان کے مقابلے میں آنا چاہئے اور اپنے اسلامی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے دشمن کو جواب دینا چاہئے اور یہ ایک فطری بات ہے کہ جب ہم اغیار کے مقابلے میں ہوتے ہیں تو یہ تشخص ہم کو بہت سہارا دیتا ہے مثال کے طور پر اگر کوئی شخص آسمانوں میں گر جائے اور اسے وہاں کوئی ایک

ا۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۰۳

۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۷۶

شخص نام کا ہی سہی مسلمان مل جائے تو اس کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں اور اگر وہ فکری اور عقیدتی لحاظ سے ہم فکر نہ بھی ہو تب بھی یہ نقطہ اشتراک ایسا ہے جس سے آج ساری دنیا خوفزدہ ہے اور ہم سے جلتی ہے اس کے لئے وہ مختلف انداز سے ہم پر حملے کر رہی ہے کبھی فرقہ بنا کر، رنگ و نسل، عرب و عجم کے ذریعے، کبھی زبان کے فرق کو حربہ کے طور پر استعمال کرکے۔

۳۔ دین اسلام

''ان الدین عند اللہ الاسلام''[۱] دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے اب ہم چاہے جتنے فرقوں میں بٹ جائیں مگر ہیں مسلمان۔ یہ وجہ امتیاز ایسا ہے کہ اگر ہم اس کی طرف متوجہ ہو جائیں تو ساری مشکلات خود بخود حل ہو جائیں اس لئے کہ فرقے الگ الگ ہو سکتے ہیں مگر سب کی بازگشت ایک دین کی طرف ہے اور وہ ہے اسلام۔

اسلام کے معنی تسلیم ہو جانا ہے اگر ہمارے اندر تسلیم کی صفت پیدا ہو جائے تو اختلافات خود بخود ختم ہو جائیں گے اور ہم ایک محور پر جمع ہو سکتے ہیں آج اگر ہمارے یہاں اختلاف پایا جاتا ہے تو اس کی اہم ترین وجہ ایک دوسرے کے سامنے تسلیم نہ ہونا ہے، رفق ومدارا کا نہ ہونا ہے، تاریخ اسلام کے وہ رہنما جو واقعی اسلام کے ہمدرد تھے، انہوں نے اسلام اور مدارا کی وہ اعلیٰ مثال پیش کی ہے کہ اپنے حقوق سے بھی دستبردار ہو گئے تاکہ اسلام اور امت مسلمہ میں افتراق نہ ہونے پائے۔

۴۔ قرآن کریم

قرآن کریم مسلمانوں کے لئے مرکز اتحاد ہے آج مسلمان سب کچھ چھوڑ کر اگر دامن قرآن مجید میں پناہ لے لیتے تو یہ افتراق واختلاف نہ ہوتا اور چونکہ دشمنوں کو بھی اس کے مرکز اتحاد ہونے کا علم تھا اور ہے لہٰذا کل بھی اسے اختلافی بنانے کی کوشش کی گئی اور آج بھی اس عظیم مرکز اتحاد کی توہین کی جا رہی ہے قرآن میں جو خطابات ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ قرآن نے کہیں فرقوں کے اعتبار سے خطاب نہیں کیا ہے بلکہ لفظ

۱۔ آل عمران، آیت ۱۹

کا مشترک استعمال کیاہے اور یہ وہ عنصر ہے جو اتحاد کی طرف اشارہ بین ہے مثلاً تفرقوا[1]، لاتنازعوا[2]، واحدۃ[3]۔

قرآن ہی وہ کتاب ہے جس نے نہ صرف یہ کہ اتحاد کی دعوت دی ہے بلکہ اس کے فوائد اور اختلاف کی صورت میں اس کے نقصانات کو بھی بیان کیا ہے۔

۵۔ذات گرامی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول خداؐ کی ذات والا صفات کل بھی مرکز اتحاد تھی، آج بھی ہے اور قیامت تک رہے گی۔ علماء اسلام اسی نقطہ اتحاد پر جمع ہیں یہ وہ ذات بابرکت ہے جو امت مسلمہ کے اتحاد کا سبب ہے۔ دشمنوں نے اس بات کو بخوبی جان لیا ہے کہ یہ ذات بالاصفات مسلمانوں کے لئے ایک اہم مرکز اتحاد ہے لہٰذا رسول خداؐ کی ذات کو متنازعہ واخلاق بنانے کی کوشش کی جارہی ہے شخصیت کشی پر کام ہو رہاہے تاکہ نئی نسل کے لئے یہ مرکز ختم ہو جائے یا کم از کم اس کی اہمیت کم رنگ ہو جائے۔ امت مسلمہ کے لئے ضروری ہے کہ اس وقت بصیرت سے کام لیتے ہوئے دشمن کے ان ناپاک عزائم کو نقش برآب کردے اور اتحاد وانسجام کے ساتھ اپنے مرکزی اتحاد کا دفاع کرے۔

۶۔اہل بیت نبوت علیہم السلام

اہل بیت طاہرینؑ امت کے لئے سبب وحدت تھے اور آج بھی ہیں۔ اہل بیتؑ نبوت کئی زاویہ سے مرکز اتحاد ہیں ایک تو یہ کہ اہل بیتؑ کی محبت ومودت کا سب کو حکم دیا گیا اور مسلمانوں نے اسے قبول بھی کیا ہے اس طرح اہل بیت طاہرینؑ کی ذوات مقدسہ ہر اعتبار سے مرکز وحدت قرار پاسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ حضرات قرآن کے شریک ہیں لہٰذا جس طرح قرآن مرکز وحدت ہے اسی طرح اہل بیت بھی مرکز وحدت ہیں امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں چکی میں اس محور کی مانند ہوں جس کی بناء پر چکی کے دو پاٹ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

۱۔آل عمران، یت ۱۰۵

۲۔انفال، آیت ۵۶

۳۔قرآن کے ۹ سوروں میں تذکرہ ہوا ہے ملاحظہ فرمائیں: بقرہ، ۲۱۳؛ مائدہ، ۴۸؛ یونس، ۱۹؛ ھود، ۱۱۸؛ نحل، ۹۳؛ انبیاء، ۹۲؛ مومنون، ۵۲؛ شوری، ۸؛ زخرف، ۳۳۔

ایک دوسری جگہ صدیقہ طاہرہ علیہاسلام کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں"خداوند ہماری اطاعت کو ملت کے نظام اور ہماری امامت کو ملت کے اتحاد کے لئے قرار دیا ہے"[۱]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم اہل بیت (حبل اللہ) اللہ کی رسی ہیں جن کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔[۲]

اہل بیت طاہرینؑ کی ذوات مقدسہ اس لئے بھی مرکز مہرو محبت بن سکتی ہے کہ آپ حضرات ہر قسم کے رجس وعیب سے پاک و منزہ ہیں آپ حضرات کے یہاں نہ دنیا طلبی ہے اور نہ ہی خواہشات نفسانی کی اسیری۔ان کا ہر عمل ان تمام عیوب سے عاری ہے لہذا یہ ذوات مقدسہ مرکز اتحاد ہیں۔

مولائے کائنات نے اپنے وصیت نامہ میں حضرات حسنین علیہاالسلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دوسرے سے محبت برقرار رکھیں کینہ وحسد سے دل کو پاک رکھیں آپس میں اتحاد قائم رکھیں۔ پھر آپ نے رسول خداؐ کی ایک حدیث نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ دو لوگوں کے درمیان محبت و اتحاد قائم کرنا ہر نماز ور روزے سے افضل ہے۔ اسی لئے آپ لوگ بھی اتحاد کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہیں۔

مولائے کائنات کے مخاطب اگرچہ حضرات حسنین تھے مگر یہ اسلام کا اخلاقی قانون تھا جو آپ رہتی دنیا والوں کے لئے بیان کررہے تھے جیسا کہ آپ نے اپنے ایک حکومتی منشور میں جو کہ مالک اشتر کے نام لکھا تھا فرمایا ہے کہ "مالک جان لو کہ تمہارے سامنے دو طرح کے افراد ہیں یا وہ تمہارے دینی بھائی ہیں یا پھر خلقت میں تمہارے شریک ہیں" اس سے بڑی اتحاد و یکجہتی کی مثال کہاں مل سکتی ہے کہ آپ دینی بھائیوں کے علاوہ دوسرے افراد کو بھی حقوق میں شامل کررہے ہیں۔

افتراق کے اسباب

۱۔ منفعت طلب حکام

آج امت مسلمہ میں جو اختلاف ہم دیکھ رہے ہیں اس کی اہم ترین علامت وہ حاکم اور وہ منصب دار حکومت ہے جو اپنے ذاتی فائدے کے لئے آپسی اختلاف کو ہوا دے کر اپنی حکومت اور فوائد کو حاصل کررہی ہے جس کی واضح

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۱۸

۲۔ مجمع البیان، جلد ۲، صفحہ ۶۹۳

وروشن مثال آج کی مسلمان حکومتیں ہیں جو اپنی کرسی کے لئے غاصبین کے ساتھ مل کر امت واحدہ میں اختلاف کے شعلوں کو ہوا دے رہی ہیں۔ جس کا ظاہراً براہ راست فائدہ ان کے اقتصاد کو ہو رہا ہے لیکن اگر ہم اپنی ذاتی خواہشات کو بالائے طاق رکھ کر امت کے لئے فکر کریں تو امت مسلمہ میں پائیدار اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔

۲۔ مذہبی تعصب

دشمنوں نے اس مسئلہ کو بہت سنجیدگی سے لیا اور مذہبی تعصب کو خوب ہوا دی اور جاہل پیروکار، مذہب دشمن کے آلہ کار بن گئے۔ اسی لئے امت مسلمہ میں اختلاف وافتراق کی اہم وجہ جاہلوں کا مذہبی تعصب ہے حد تو یہ ہے کہ اب دشمنوں نے ایک ہی فرقہ میں مختلف فرقے بنا کر اختلاف کی آگ کو مزید بھڑکا دیا ہے۔ لہٰذا ہم اگر متوجہ نہیں ہوئے تو ہمارا مستقبل بہت ہی تاریک ہونے والا ہے۔

ہمارے مذہبی رہنما برابر یہ کہتے ہیں کہ ''اتحاد کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ ہم اپنے مسلمات کو چھوڑ دیں بلکہ اتحاد کا مطلب ان چیزوں پر اتحاد قائم کرنا ہے جو دونوں میں مشترک ہیں''۔ ایک دوسرے کے عقائد اور مقدسات کا احترام کریں، سنجیدہ اور تعمیری فکر کو قبول کریں بے جا اور جاہلانہ بحث ومباحثہ سے پرہیز کریں۔ اس کے لئے پہلے خود علماء کو متحد ہونا پڑے گا البتہ علماء سے مراد حقیقی اور واقعی علماء ہیں چند کتابوں کو پڑھ کر خود کو عالم سمجھنے والے نہیں۔

۳۔ شرک

شراکت، فکر انسان کو تقسیم کر دیتی ہے اس لئے جو خود متحد نہیں ہے اسے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں کسی قسم کی شرمندگی بھی نہیں ہے۔ وہ لوگ جو صبح وشام اپنے خدا تبدیل کرتے رہتے ہوں وہ قوم کو کسی ایک مرکز پر کیسے متحد ہوتے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ تو صرف انسانوں کے درمیان فاصلہ بنا کر اپنے خداؤں کی آڑ میں اپنا الّو سیدھا کرنا جانتے ہیں اور بس انکا ایک مقصد ہے کہ خود ساختہ خداؤں کے ذریعہ قوم کو مختلف حصوں اور طبقوں میں بانٹ کر اپنے فوائد حاصل کئے جائیں۔

۴۔ شیطان

جہاں جہاں بھی امتوں اور قوموں کے درمیان اختلاف نظر آئے سمجھ جایئے کہ اس میں شیطان اور شیطانی فکر کا ہاتھ ہے اس لئے کہ شیطان افتراق واختلاف کے ذریعہ بہت تیز اپنے مقصد کو حاصل کرلیتا ہے انہیں شیطان میں ایک شیطان خود ہمارا ''نفس'' ہے جو ہم کو اپنی انا کی خاطر متحد نہیں ہونے دیتا۔ آج وہ تمام شیطان پوری

قوت کے ساتھ اپنے اپنے کام پر لگے ہوئے ہیں اس لئے جہاں بھی انانیت، جاہ طلبی، مفاد پرستی وغیرہ پائی جائے سمجھ جایئے کہ وہاں شیطان کارفرما ہے۔

۵۔ جہالت و تنگ نظری

امت مسلمہ کا اہم ترین امتیاز علم و دانش ہے مگر آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں اگر یہ میدان خالی نہیں ہے تو پر رونق بھی نہیں ہے جس کے پاس قرآن، نہج البلاغہ، صحیفہ سجادیہ اور دوسری بہت ساری کتابیں ہوں وہ قوم جاہل ان پڑھ اور گوار کہلائے یہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اسی بناپر جو چاہتا ہے ہم کو استعمال کر رہا ہے اس کا مطلب یہ ہوا ہمارے درمیان اختلاف کی اہم ترین وجہ "جہالت" ہے۔

اور ہماری تنگ نظری کا عالم یہ ہے کہ ہم کسی کو اپنے علاوہ برداشت نہیں کر سکتے، ہماری جہالت، ہماری تنگ نظری ہمارا بیجا اور غیر منطقی تعصب ہم کو ایک نہیں ہونے دیتا اور دشمن اسی کا فائدہ اٹھا کر ہمارے درمیان چھوٹی چھوٹی باتوں پر اختلاف کی بیج بور رہا ہے اور ہم دانستہ یا نادانستہ طور پر ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔

۶۔ نسلی تعصب

یہ بھی ایک اہم ترین عنصر ہے جو مسلمانوں کے درمیان اختلاف وافتراق کا سبب ہے اور دشمن اسے خوب ہوا دے رہا ہے۔ جہاں بھی دیکھا امت متحد ہو رہی ہے مختلف حربوں کے ذریعے جن میں نسلی اور ملکی تعصب بھی ہے اختلاف ایجاد کرتا ہے اور ہم ہیں کہ ہواؤں کے رخ پر اڑتے چلے جاتے ہیں۔ اس موقع پر رہبران قوم و ملت کی بصیرت کا امتحان بھی ہوتا ہے کہ وہ کس طرح دشمن کے اس حربے کو ناکام بناتے ہیں آج اگر ہم متحد ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں ان تمام امور پر غور کرنا ہوگا اور دشمن کی چالوں کو سمجھنا ہوگا ذاتی مفاد کو قربان کرنا ہوگا، قوم کو علمی میدان میں آگے لانے کے ساتھ ساتھ اس کا مظاہرہ کرنا ہوگا اگر ہم نے ایسا کیا تو یقین رہے کہ ہم متحد بھی ہوں گے اور کامیاب بھی۔

اختلاف و تفرقہ ڈالنے والا کون؟

مسلمانوں کا اجتماعی دشمن خود میدان میں نہیں ہوتا بلکہ اس نے اپنے زرخرید افراد میدان میں اتار رکھے ہیں جو گاہے بگاہے اختلافی باتوں کو ہوا دیا کرتے ہیں اس گروہ میں ہر طرح کے افراد شامل ہیں درباری علماء، ہویٰ و ہوس کے دلدادہ دانشوران قوم، حکومتیں اور بالخصوص بعض اسلامی حکومتیں جن کا مقصد صرف یہ ہے کہ قوم متحد نہ ہوسکے اور اس سلسلے میں عالم اسلام کی دکھتی ہوئی رگ شیعہ وسنی اختلافات باقی رہے اور باعلم افراد سے

ایک دوسرے کے مقدسات کی توہین کرائی جاتی رہے پھر عوام کو آلہ کار بنا کر معاملے کو خونریزی تک لے جایا جاتا ہے۔ایسے افراد کے لئے رہبر معظم نے فرمایا ہے کہ "یہ نہ شیعہ ہیں نہ سنی بلکہ استعمار کے آلہ کار ہیں"۔

یہ سلسلہ اس وقت اور خطرناک ہو جاتا ہے جب اس میں حکومت شامل ہو جاتی ہے آج استعمار نے اپنا سب کچھ محفوظ کرکے ہم کو میدان جنگ میں لاکھڑا کیا ہے اسلامی حکومتوں کے سربراہوں کو اپنی کرسی محفوظ رکھنے کی دھمکی کے ساتھ اپنا غلام بنا رکھا ہے وہ فکر دیتے ہیں اور اسلامی حکومت پیسے، پھر وہ خود انسان کے سامنے اسلحہ پیش کردیتے ہیں اور مسلمان کا خون بہایا جاتا ہے مذہب کے نام پر، دین کے نام پر، قرآن کے نام پر جس کا براہ راست فائدہ استعمار کو ہوتا ہے کبھی مذہب کو بدنام کرکے، کبھی مالی اعتبار سے اسلامی حکومت کے سربراہ اپنی کرسی بچانے کے لئے ان کی مدد بھی کرتے ہیں اور پھر ان ہی سے ان کے ناکارہ اسلحے بھی گزاف قیمتوں پر خریدتے ہیں۔

اور آج جتنی بھی تنظیمیں اسلام کے نام پر خونریزی کررہی ہیں وہ چاہے کل کی سپاہ صحابہ ہو یا آج کی القاعدہ، طالبان اور داعش سب کی سب استعمار کی بنائی ہوئی ہیں اور اسلامی حکومتوں کے پیسوں پر عالم اسلام میں وجود میں آئیں اور اسلام کی رسوائی کا سبب بنی ہوئی ہیں۔ اور اب تو استعمار نے دائرہ اور وسیع کردیا ہے اب وہ سنی کو سنی سے اور شیعہ کو شیعہ سے لڑارہے ہیں کبھی برادران اہلسنت کو وہابیت کے نام پر کبھی صوفیت کے بہانے کبھی داعش، القاعدہ وغیرہ کے نام پر اور شیعوں میں جو ایک مرکز و محور پر جمع تھے آج اخباریت، مقصر، مولائی، امام مہدی اور عزاداری کے نام پر لڑایا جارہا ہے اور اس میں بھی علماء افراد کو آلہ کار بنایا جاتا ہے۔ دوسری طرف علماء حق کا ایسے عناصر کے مقابلے میں اقدام نہ کرنا اور خاموش رہنا بھی دشمن کے حربوں کی تقویت کا سبب ہوتا ہے۔

آج ہماری سب سے بڑی مشکل اور اتحاد کی راہ میں رکاوٹ کا سبب ہماری قوم میں بصیرت اور واقعی دشمن کی شناخت کا نہ ہونا ہے ہم آپسی دشمنی اور اختلاف میں جتنا جانی اور مالی سرمایہ خرچ کررہے ہیں اگر اسی سرمائے کو اتحاد کی راہ میں بصیرت پیدا کرنے اور دشمن شناسی کی راہ میں خرچ کررہے ہوتے تو ہمارا شیرازہ اس طرح نہ بکھرا ہوتا۔

آج جسے موقع ملتا ہے جس کے پاس ذراسی قوت گویائی اور چرب زبانی ہے وہ ہمارے منابر پر براجمان ہے وہ چاہے جس مذہب وفرقے سے تعلق رکھتا ہو ایسے افراد کسی بھی قوم کے لئے بہت بڑا خطرہ ہیں کیونکہ یہی وہ افراد ہیں جو ہواؤں کے رخ پر اپنی زبان کھولتے ہیں اور اپنا مشن آگے بڑھاتے ہیں ان کا دین مذہب، قوم قبیلہ

سے کوئی سروکار نہیں البتہ ان میں ایسے باہمت وباشعور وبابصیرت افراد بھی ہیں جو دشمن کی چال کو سمجھتے ہیں اور ان کا بر وقت جواب بھی دیتے ہیں اور اپنے ذاتی مفاد کو قربان کر دیتے ہیں۔

اتحاد کا قیام اور اسکے طریقے

اتحاد دور حاضر کی اہم ترین ضرورت ہے اور اس کے حصول کے لئے بہت کچھ قربان کرنا ہوگا اگر ہم چاہتے ہیں کہ آپس میں متحد ہوں تو ضروری ہے کہ اپنے ذاتی مفاد کو بالائے طاق رکھ کر قوم کے لئے قدم آگے بڑھائیں مسلمات کی حفاظت کرتے ہوئے مشترکات کے لئے رفق ومدار کا دامن تھام لیں اور اس سلسلے میں ہمیں چند امور کی طرف توجہ بھی دینا ضروری ہوگا:

۱۔ ذات رسولؐ ، محور اتحاد

دنیا کے تمام مسلمان وہ چاہے جس مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں ان کے نزدیک ذات رسولؐ محبوب ہے اور اس عظیم ہستی کو محور بنا کر ہم کو اتحاد کرنا ہوگا اور اس عظیم ذات والا صفات پر تمام اسلامی مکتب فکر کا اتفاق ہے ہم کو آپ کی زندگی کے ان پہلوؤں کا مطالعہ کرنا ہوگا جہاں آپ نے رفق ومدار سے کام لیا ہے اور امت مسلمہ کو متفرق ہونے سے بچایا ہے۔ ہاں اس مقام پر تعصب سے عاری اور نیکی سے سرشار اقدام کرنا ضروری ہے علماء حق، مسلم دانشور، مفکر، مصنف، حق گو شعراء آگے آئیں اور رسول خداؐ کی زندگی کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالیں اور امت کو ذات رسولؐ پر اکھٹا اور منسجم کریں۔

۲۔ دشمن سے ہوشیار

ہمارا دشمن بہت چالاک ہے اور وہ ہمارے خلاف ہر قسم کے حربے استعمال کرتا ہے وہ چاہے ثقافتی ہو، اقتصادی ہو، سیاسی ہو تعلیمی ہو، دشمن ہر راستے سے امت مسلمہ پر حملہ آور ہے ہم کو اس جگہ بیداری کا ثبوت دینا ہوگا قرآن ہم کو اس بیداری کے لئے دعوت دے رہا ہے مثلاً ”یہ نہ بھولو کہ تمہارا دشمن گھات لگائے بیٹھا ہے اگر تم نے عقب نشینی کی تو دشمن وار کر بیٹھے گا، ”اے بنی آدم کیا ہم نے تم سے وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے“۔؟!

اس کے مقابلے میں یہ بھی خدا کہہ رہا ہے کہ شیطان کے مکر و حیلے ضعیف ہیں۔ مگر اس کے لئے ہم کو بیدار رہنا ہوگا چوکنے رہنا ہوگا متحد ہونا پڑے گا تب اپنے فرائض پر عمل پیدا ہوگا ورنہ دشمن کا حربہ کام کر جائے گا جیسا کہ اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں کہ دشمن ہم پر ہر طرف سے حملہ آور ہیں اور کسی حد تک گزر جانے کے لئے تیار ہیں۔

اس کی وجہ خود قرآن میں بیان ہوئی ہے کہ شیطان کا وار ان ہی لوگوں پر کار گر ہوتا ہے جنہوں نے اسے اپنا سرپرست بنالیا ہے۔ جو اس سے خوفزدہ ہے اس کا خوف انہیں پر طاری ہے اور جو اس کے مقابلے میں ڈٹ گئے اس کے حربے وہاں ناکام بھی ہو گئے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی قرآنی آیات ہمیشہ شیطان اور اس کے کارندوں سے ہوشیار رہنے کی دعوت دے رہی ہیں۔

۳۔ اتحاد

اتحاد کے سلسلہ میں اہم ترین اور کلیدی ترین کردار علماء کا ہے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے خود علمائے کرام کا اتحاد ضروری ہے اگرچہ یہ کام بہت مشکل ہے مگر ناممکن نہیں۔ اور اگر یہ بات درست و مسلم ہے تو علماء کا اتفاق ہی امت کو متحد کر سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ علماء اپنے ذاتی مفاد اور خواہشات سے بالا اٹھ کر قدم آگے بڑھائیں مستقل مزاجی کا مظاہرہ کریں ایک دوسرے کو قبول کرکے وسعت علم کا مظاہرہ کریں۔ علماء دشمن کے حربوں اور ان کی اختلاف اندوز چالوں کو سمجھ کر ان پر مشتعل ہونے کے بجائے بصیرت کے ساتھ مسئلے کی تہہ تک جائیں اور مناسب اقدام کریں اگر راہ میں چند قدم کی عقب نشینی پیش آجائے تو اس کے لئے بھی آمادہ رہیں۔

علماء متحد ہو کر ایک ایسا منشور بنائیں جس کے ذریعے رخنہ اندازی کا راستہ بند اور امت کو متحد کیا جاسکے۔ علمائے کرام کا یہ بھی فریضہ ہے کہ وہ اختلافی مسائل کو نظر انداز کریں اور مشترک مسائل پر قدم بڑھائیں اور وہ لوگ جو لباس غم پہن کر ہمیں ہمارے یہاں در آئے ہیں اور صرف اختلافی مسائل پر گفتگو کرتے ہیں، ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں اور قوم کے درمیان اختلاف ڈالتے ہیں ان کی نشاندہی کرتے ہوئے برائت کا اعلان کریں وہ چاہے جس مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو۔

علمائے کرام اپنے آپسی مذہبی اختلاف کو اپنا داخلی مسئلہ تصور کریں اور بیگانوں کو اس فضاء میں داخل نہ ہونے دیں اپنے مسائل کو علمی اعتبار سے حل کریں نہ کہ لڑائی جھگڑا ایک دوسرے پر تکفیر کے فتوے کے ذریعے، علماء کا فریضہ ہے کہ اگر کوئی مقرر، خطیب مقالہ نگار، اخبار جریدہ امت کے درمیان اختلاف ڈال رہا ہے چاہے وہ جس مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو تو قول لین اور نرم رویہ کے ساتھ پہلے مرحلے میں اس کو سمجھائیں اور اگر اس سے کام نہ بنے تو پھر عملی اقدام کریں اور قوم کو منتشر ہونے سے بچائیں۔

۱۔ ملاحظہ ہو: سورہ یاسین، آیت ٦٠، سورہ نساء، آیت ٧٦؛ سورہ نحل، آیت ١٠٠

علماء اپنے مشترکہ دشمن سے خود ہوشیار رہیں اور قوم کو ان کے حربوں سے آگاہ کریں۔ ہمارا دشمن پہلی فرصت میں ہمارے داخلی مسائل کو ہوا دیتا ہے عقیدے کی بات کرتا ہے یہی وہ ہے جو مسلمان، ملکوں، گروہوں کو آپس میں لڑا دیتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے اور محسوس کیا ہے کہ جہاں جہاں بھی نظام علماء کے ہاتھ میں رہا وہاں دشمن کامیاب نہیں ہو سکا بلکہ کھلی ہوئی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

آج اگر ہم کو متحد ہونا ہے تو ہم کو مراجع و مفتی صاحبان جو کہ راہ حق کے شہید و سوار ہیں ان کے قول و عمل کو دیکھنا چاہئے اور اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے ہمارے پاس ایسی شخصیات موجود ہیں چاہے وہ شیعہ ہوں یا سنی جنہوں نے راہ اتحاد میں ٹھوس اور عملی اقدام بھی کیا ہے اور اسی راہ میں انہوں نے اپنی جان تک دے دی۔

آیئے مل کر عہد کریں کہ اس دور پر فتن میں اپنے ذاتی مفاد اور انا و ہویٰ ہوس، خواہشات نفسانی کو بالائے طاق رکھ کر آپس میں متحد ہوں گے اور مشترک دشمن کو شکست دیں گے۔

••❖••